Al-Islam.org
Ahlul Bayt Digital Islamic Library Project
Published on *Al-Islam.org* (https://www.al-islam.org)

1146

۔ امام حسن (ع)! امیر المومنین (ع) کی شہادت کے بعد خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ مجھ سے میرے جد رسول اکرم نے فرمایا ہے کہ اسرار امامت کے ذمہ دار میرے اہلبیت(ع) میں سے بارہ افراد ہوں گے اور سب قتل کئے جائیں گے یا انھیں زہر دیا جائیگا ، (کفایتہ الاثر ص

160

روایت ہشام بن محمد)۔

1147

۔ امام علی (ع)! ... یہاں تک کہ جب پروردگار نے اپنے رسول کو بلالیا تو ایک قوم الٹے پاؤں پلٹ گئی اور انھیں مختلف راستوں نے ہلاک کردیا اور انھوں نے اندرونی جذبات پر اعتماد کیا اور غیر قرابتدار کے ساتھ تعلق پیدا کیا اور جس سے مودت کا حکم دیا گیا تھا اسے نظر انداز کردیا، عمارت کو جڑ سے اکھاڑ کر دوسری جگہ تعمیر کردیا، یہ لوگ ہر غلط بات کا معدن تھے اور ہر ہلاکت میں پڑ جانے والے کے دروازہ تھے۔(نہج البلاغہ خطبہ

150

)۔

1148

۔ منہال بن

عمرو!

معاویہ نے امام حسن (ع) سے مطالبہ کیا کہ منبر پر جاکر اپنا نسب بیان کریں، آپ نے منبر پر جاکر حمد و ثنائے الہی کے بعد فرمایا ۔

” قریش سارے عرب پر فخر کرتے ہیں کہ محمد ان میں سے ہیں اور عرب عجم پر فخر کرتے ہیں کہ محمد ان میں سے ہیں اور عجم بھی عرب کا احترام کرتے ہیں کہ محمد ان میں سے ہیں لیکن افسوس کہ سب دوسروں سے ہمارے حق کا مطالبہ کررہے ہیں اور خود ہمارا حق نہیں دے رہے ہیں۔(مناقب ابن شہر آشوب

4

ص

12

)۔

1149

۔ حبیب بن

یسار!

امام حسین (ع) کی شہادت کے بعد زید بن ارقم دروازہ مسجد پر کھڑے ہوئے اور کہنے لگے کہ تم لوگوں نے یہ کام کیا ہے، میں گواہی دیتاہوں کہ میں نے خود رسول اکرم کو یہ فرماتے سناہے کہ میں تم دونوں (حسن(ع) و حسین (ع)) اور صالح المومنین کو خدا کے حوالہ کررہاہوں۔

لوگوں نے ابن زیاد سے کہا کہ زید بن ارقم یہ حدیث بیان کررہے ہیں ؟ اس نے کہا کہ بوڑھے ہوگئے ہیں اور عقل چلی

گئی ہے۔(المعجم الکبیر
5
ص
185
/
5037
امالی طوسی (ر) ص
252
/
450
شرح الاخبار ،
3
ص
170
/
1116
۔
1117
)۔
1150
۔ یعقوبی جناب فاطمہ (ع) کی وفات کے ذیل میں بیان کرتاہے کہ زنان قریش اور ازواج پیغمبر آپ کے پاس آئیں اور مزاج دریافت کیا ؟ تو آپ نے فرمایا کہ میں تمھاری دنیا سے بیزار ہوں اورتمھارے فراق سے خوش ہوں، میں خدا و رسول سے ملاقات کروں گی اس حال میں کہ تمھاری طرف سے رنج و غم لے کر جارہی ہوں ، میرے حق کا تحفظ نہیں کیا گیا اور میرے ذمہ کی رعایت نہیں کی گئی ، نہ وصیت پیغمبر کو قبول کیا گیا ہے اور نہ ہماری حرمت کو پہنچانا گیا ہے۔(تاریخ یعقوبی
2
ص
115
)۔
1151
۔ اما م حسین (ع) جب جناب فاطمہ (ع) کا انتقال ہوا اور امیر المومنین (ع) نے خاموشی سے انھیں دفن کرکے نشانِ قبر کو مٹا دیا تو مڑ کر قبر رسول کو دیکھا اور آواز دی " سلام ہو آپ پر اے خدا کے رسول ، میرا اور آپ کی اس دختر کا جو آپ کے پاس آرہی ہے اور آپ سے ملاقات کے لئے تہہ خاک آرام کررہی ہے پروردگار نے بہت جلد اسے آپ سے ملادیا ، لیکن اب میرا صبر بہت دشوار ہے اور میری قوت برداشت ساتھ چھوڑ رہی ہے ، میں صرف آپ کے فراق کو دیکھ کر دل کو تسلی دے رہاہوں کہ میں نے آپ کو بھی سپرد خاک کیاہے اور آپ نے میرے سینہ پر سر رکھ کر دنیا کو خیر باد کہاہے۔ اِنَّا للہ ِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونْ لیجئے آپ کی امانت واپس ہوگئی اور فاطمہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوگئیں ۔ اب یہ آسان و زمین کس قدر بڑے نظر آرہے ہیں یا رسول اللہ ! اب میرا حزن و ملال دائمی ہے اور میری راتیں صرف بیداری میں گذریں گی، یہ رنج میرے دل سے جانے والا نہیں ہے جب تک میں بھی آپ کے گھر نہ آجاؤں بڑادر دناک غم ہے اور بڑا دل دکھانے والا درد ہے، کتنی جلدی ہم میں جدائی ہوگئی ، اب اللہ ہی سے اس کی فریاد ہے، عنقریب آپ

کی بیٹی بیان کرے گا کہ آپ کی امت نے اس کا حق مارنے پر کس طرح اتفاق کرلیا تھا، آپ اس سے دریافت کریں اور مکمل حالات معلوم کرلیں، کتنے ہی ایسے رنجیدہ دستم رسیدہ ہیں جن کے پاس عرض حال کے لئے کوئی راستہ نہیں ہے ، عنقریب فاطمہ (ع) سب بیان کریں گی اور خدا فیصلہ کرے گا کہ وہ بہترین فیصلہ کرنے والاہے۔
یہ الوداع کہنے والے کا سلام ہے جو نہ رنجیدہ ہے اور نہ بیزار ، اب اگر آپ سے رخصت ہورہاہے تو کسی ملال کی بناپر نہیں ہے اور اگر یہیں رہ جاؤں تو یہ صابرین سے ہونے والے وعدہ سے بدظنی کی بناپر نہیں ہے۔(کافی
1
ص
459
/
3
امالی مفید (ر) ص ،
281
/
7
(امالی طوسی (ر ،
109
/
166
بشارة المصطفیٰ ص ،
258
روایت علی بن محمد الہرمزانی ، نہج البلاغہ خطبہ نمبر
202
)۔
1152
۔ عبدالرحمان بن ابی
!نعم
ایک مرد عراقی نے عبداللہ بن عمر سے سوال کیا کہ اگر کپڑے میں مچھر کا خون لگ جائے تو کیا کرنا ہوگا؟ تو ابن عمر نے کہا کہ ذرا اس شخص کو دیکھو یہ مچھر کے خون کے بارے میں دریافت کررہاہے جبکہ ان عراقیوں نے فرزند رسول کا خون بہادیاہے جس کے بارے میں میں نے خود رسول اکرم سے سناہے کہ حسن (ع) و حسین (ع) اس دنیا میں میرے دو پھول ہیں ۔(سنن ترمذی
5
ص
657
/
3770
مسند ابن حنبل ،
2
ص
405

/
5679
ص ،
452
/
5947
الادب المفرد ،
38
/
85
المعجم الکبیر ،
3
ص
127
/
2884
ذخائر العقبیٰ ص ،
124
مسند ابویُعلیٰ ،
5
ص
287
/
5713
،
اسد الغابہ ص
2
/
26
امالی صدوق ،
123
/
12
مناقب ابن شہر آشوب ،
4
ص
75
صحیح بخاری ،
3

ص
371
/
3543
خصائص نسائی ص ،
259
/
144
الادب المفرد ،
259
/
144
انساب الاشراف ،
3
ص
227
/
85
حلیة الاولیاء ،
5
ص
70
(تاریخ دمشق حالات امام حسین (ع ،
36
/
58
،
60
)۔
1153
۔ منہال بن
عمرو!
میں امام زین العابدین (ع) کی خدمت میں حاضر ہوا اور سلام کرکے مزاج دریافت کیا تو فرمایا کہ تم شیعہ ہوکہ ہمارے صبح و شام سے باخبر نہیں ہو؟ ہمارا حال یہ ہے کہ ہم آل فرعون کے درمیان بنئ اسرائیل کی مثال ہیں کہ ان کے بچوں کو ذبح کیا جارہا تھا اور عورتوں کو زندہ چھوڑ دیا جاتا تھا اور آج یہ عالم ہے کہ رسول اکرم کے بعد بہترین خلائق کو منبروں سے گالیاں دی جارہی ہیں اور ان کے سب و شتم پر اموال عطا کئے جارہے ہیں ، ہمارے چاہنے والوں کے حقوق اس محبت کے جرم میں پامال کئے جارہے ہیں اور صورت حال یہ ہے کہ سارے عرب کے درمیان قریش کا احترام ہورہاہے کہ پیغمبران میں سے ہیں اور اس طرح لوگوں سے ہمارا حق لیا جارہاہے اور ہمیں ہمارا حق نہیں دیا جارہاہے

آؤ ، آؤدیکھو یہ ہیں ہمارے صبح و شام (جامع الاخبار
238
/
607
تفسیر قمی ،
1
ص
134
روایت عاصم بن حمید عن الصادق (ع) ، مناقب ابن شہر آشوب
4
ص
169
مشیر الاحزان ص ،
105
)۔
1154
۔ امام باقر (ع
)!
جو شخص بھی ہمارے اوپر ہونے والے ظلم ، ہمارے حق کی پامالی اور ہماری پریشانیوں کو نہ پہچانے وہ بھی ان لوگوں کا شریک ہے جنھوں نے ہمارے اوپر ظلم ڈھائے ہیں۔(ثواب الاعمال ص
248
/
6
روایت جابر)۔
1155
۔ منہال بن
!عمرو
میں امام محمد باقر (ع) کی خدمت میں تھا کہ ایک شخص حاضر ہوا اور اس نے سلام کرکے مزاج دریافت کیا ؟ فرمایا کہ کیا ابھی وہ وقت نہیں آیاہے کہ تم ہمارے حالات کا اندازہ کرسکو جب کہ ہماری مثال امت میں بنئ اسرائیل جیسی ہے جن کے بچے ذبح کردیے جاتے تھے اور بچیوں کو زندہ چھوڑ دیا جاتا تھا اور یہی حال اب ہمارا ہے کہ ہمارے بچوں کو ذبح کردیا جاتاہے اور بچیوں کو زندہ چھوڑ دیا جاتاہے۔
حیرت کی بات یہ ہے کہ عرب نے عجم پر برتری کا اظہار کیا اور جب انھوں نے دلیل پوچھی تو کہا کہ محمد عرب تھے اور سب نے تسلیم کرلیا، اس کے بعد قریش نے عرب پر اپنی فضیلت کا اظہار کیا اور انھوں نے بھی یہی دلیل بیان کی کہ محمد ہم میں سے تھے اور سب نے مان لیا، تو اگر بات یہی ہے تو گویا ہمارا سب پر احسان ہے کہ ہم رسول اکرم کی ذریّت اور ان کے اہلبیت (ع) ہیں اور اس میں ہمارا کوئی شریک نہیں ہے۔
یہ سن کر اس شخص نے کہا کہ خدا کی قسم میں تو آپ اہلبیت (ع) سے محبت کرتاہوں، فرمایا اگر ایسا ہے تو بلاء کی چادر اختیار کرلو کہ بلاء کی رفتار ہماری اور ہمارے چاہنے والوں کی طرف وادی کے سیلاب سے زیادہ تیزتر ہے، بلائیں پہلے ہم پر نازل ہوتی ہیں اور اس کے بعد تم پر اور سکون و آرام کا آغاز بھی پہلے ہم سے ہوگا ، اس کے بعد تم کو حاصل ہوگا۔(امالی طوسی (ر)

154
/
255
بشارة المصطفیٰ ص ،
89
)۔
1156
۔ ابن ابی الحدید شرح نہج البلاغہ میں رقمطراز ہیں کہ حضرت ابوجعفر محمد بن علی (ع) نے بعض اصحاب سے فرمایا کہ تمھیں اندازہ ہے کہ قریش نے ہم پر کس طرح ظلم اور ہجوم کیاہے اور ہمارے شیعوں اور دوستوں نے کس قدر مظالم کا سامنا کیا ہے؟ رسول اکرم یہ فرماکر دنیا سے گئے تھے کہ ہم تمام لوگوں سے اولیٰ ہیں لیکن اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ تمام قریش نے ہمارے خلاف اتفاق کرلیا اور خلافت کو اس کے مرکز سے جدا کردیا ، ہمارے حق اور ہماری محبت کے ذریعہ انصار کے سامنے استدلال کیا اور پھر خود ہی قبضہ کرلیا اور ایک دوسرے کے حوالہ کرتا رہا یہانتک کہ جب خلافت پلٹ کر ہمارے گھر آئی تو قریش نے بیعت کر توڑ کر جنگ کا بازار گرم کردیا اور صاحب امر انھیں مصائب کا سامنا کرتے کرتے شہید کردیا گیا ۔
اس کے بعد امام حسن (ع) کی بیعت کی گئی اور ان سے عہد کیا گیا لیکن ان سے بھی غداری کی گئی اور انھیں بھی تنہا چھوڑ دیا گیا ، یہاں تک کہ عراق والوں نے حملہ کرکے خنجر سے ان کے پہلو کو زخمی کردیا اور ان کا سارا سامان لوٹ لیا اور گھر کی کنیزوں کے زیور ات تک لے لئے، جس کے نتیجہ میں آپ نے معاویہ سے صلح کرلی تا کہ اپنی اور اپنے گھر والوں کی زندگی کا تحفظ کرسکیں جو کہ تعداد میں انتہائی قلیل تھے۔
اس کے بعد ہم اہلبیت (ع) کو مسلسل حقیر و ذلیل بنایا جاتارہا، ہمیں وطن سے نکالا گیا اور مبتلائے مصائب کیا گیا ، نہ ہماری زندگی محفوظ رہی اور نہ ہمارے چاہنے والوں کی زندگی ۔!
جھوٹ بولنے والے اور ہمارے حق کا انکار کرنے والے اپنے کذب و انکار کی وجہ سے بلندترین درجات حاصل کرتے رہے اور ہر مقام پر حکام ظلم کے یہاں تقرب حاصل کرتے رہے، جھوٹی حدیثیں تیار کیں اور ہماری طرف سے وہ باتیں نقل کیں جونہ ہم نے کہی تھیں اور نہ کی تھیں تا کہ لوگوں کوہم سے متنفر اور بیزار بناسکیں۔
یہ کام زیادہ تیزی سے معاویہ کے دور حکومت میں امام حسن (ع) کی شہادت کے بعد ہوا اور ہمارے شیعوں کا ہر مقام پر قتل عام ہوا، ان کے ہاتھ پاؤں تہمتوں کی بناپر کاٹ دئے گئے اور جو بھی ہماری محبت کا نام لیتا تھا اسے گرفتار کرلیا جاتاہے اور اس کے اموال کولوٹ کر گھر کو گرا دیا جاتا تھا۔
اس کے بعد بلاؤں میں اور اضافہ ہوتا رہا ، یہاں تک کہ عبیداللہ بن زیاد کا دور آیا اور پھر حجاج کے ہاتھ میں حکومت آئی جس نے طرح طرح سے قتل کیا اور تہمتوں پر زندانوں کے حوالہ کردیا اور حالت یہ ہوگئی کہ کسی بھی انسان کے لئے زندیق اور کافر کہا جانا شیعہ علی (ع) کہے جانے سے زیادہ بہتر اور محبوب عمل تھا۔(شرح نہج البلاغہ ابن ابی الحدید
11
ص
43
)۔
1157
۔ حمزہ بن
!حمران
میں امام جعفر صادق (ع) کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ کہاں سے آرہے ہو؟ میں نے عرض کی کوفہ سے ! آپ نے گریہ شروع کردیا یہاں تک کہ ریش مبارک آنسوؤں سے تر ہوگئی ، میں نے عرض کی فرزند رسول (ع) ! اس قدر گریہ کا سبب کیا ہے؟

فرمایا مجھے میرے چچا زیدا اور ان کے ساتھ ہونے والے مظالم یاد آگئے۔
میں نے عرض کی کہ وہ کیا مظالم یاد آگئے ؟
فرمایا کہ ان کی شہادت کا وہ منظر یاد آگیا جب ان کی پیشانی میں تیر پیوست ہوگیا اور بیٹا آکر باپ سے لپٹ گیا کہ بابا مبارک ہو، آپ اس شان سے رسول اکرم ، حضرت علی (ع) و فاطمہ (ع) اور حسن (ع) و حسین (ع) کی خدمت میں حاضر ہوں گے ۔ فرمایا بیشک ۔
اس کے بعد یحیٰ نے لوہا ر کو بلاکر پیشانی سے تیر نکلوا یا اور جناب زید کی روح جسم سے پرواز کر گئی اور یحیئ نے لاش کو ایک نہر کے کنارہ سپرد لحد کر کے اس پر نہر کا پانی جاری کردیا تا کہ کسی کو اطلاع نہ ہونے پائے لیکن ایک سندی غلام نے یہ منظر دیکھ لیا اور یوسف بن عمر کو اطلاع کردی اور اس نے لاش کو قبر سے نکلوا کر سولی پر لٹکا دیا اور اس کے بعد نذر آتش کرکے خاکستر کو ہوا میں اڑادیا ، خدا ان کے قاتل اور انھیں تنہا چھوڑ دینے والوں پر لعنت کرے۔
ہم تو ان مصائب کی فریاد خدا کی بارگاہ میں کرتے ہیں جہاں اولاد رسول کو مرنے کے بعد بھی نشانہ ستم بنایا گیا اور پھر (پروردگار ہی سے دشمنوں کے مقابلہ میں طالب امداد ہیں کہ وہی بہترین مدد کرنے والاہے۔(امالی صدوق (ر
321
/
3
(امالی طوسی (ر ،
434
/
973
)۔
1158
۔ محمد بن الحسن ، محمد بن ابراہیم کے حوالہ سے نقل کرتے ہیں کہ اولاد حسن (ع) میں بعض افراد کو منصور کے سامنے لایا گیا تو اس نے محمد بن ابراہیم کو دیکھ کر کہا کہ تم ہی دیباج اصغر کہے جاتے ہو؟ فرمایا بیشک ۔
اس نے کہا کہ خدا کی قسم تمھیں اس طرح قتل کروں گا جس طرح ابتک کسی کو قتل نہیں کیا ہے... اور یہ کہہ کر ایک کھوکھلے ستون کے اندر کھڑا کرکے ستوں کو بند کرادیا اور وہ زندہ دفن کردئے گئے۔(تاریخ طبری
7
ص
546
مقاتل الطالبیین ص ،
181
)۔
1159
۔ محمدبن
اسماعیل!
میں نے اپنے جد موسیٰ بن عبداللہ سے سناہے کہ ہمیں ایسے اندھیرے قید خانہ میں رکھا گیا تھا کہ اوقات نماز کا اندازہ بھی علی بن الحسن بن الحسن بن الحسن (ع) کی قرآن کے پاروں کی تلاوت سے کیا جاتا تھا۔(مقاتل الطالبیین ص
176
)۔
1160

۔ موسیٰ بن عبداللہ بن موسی
!
علی بن الحسن کا انتقال منصور کے قیدخانہ میں حالت سجدہ میں ہوا ہے جب عبداللہ نے کہا کہ میرے بھتیجے کو جگاؤ ایسا معلوم ہوتاہے کہ سجدہ میں نیند آگئی ہے اور لوگوں نے حرکت دی تو معلوم ہوا کہ روح جسم سے جدا ہوچکی ہے اور عبداللہ نے یہ دیکھ کر کہا کہ اللہ تم سے راضی رہے، میرے علم کے مطابق تمھیں اس طرح کی موت کا خوف تھا۔(مقاتل الطابیین ص
176
)۔
1161
۔ محمد بن المنصور نے یحییٰ بن الحسین بن زید کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ میں نے اپنے والد سے کہا کہ میں اپنے چچا عیسیٰ بن زید کو دیکھنا چاہتاہوں کہ میرے جیسے انسان کے لئے یہ بڑا عیب ہے کہ اپنے ایسے محترم بزرگ سے ملاقات نہ کرے تو انھوں نے ٹال دیا اور ایک مدت تک یہ کہہ کر ٹالتے رہے کہ مجھے یہ خوف ہے کہ انھیں یہ ملاقات گراں گذرے اورا س کے زیر اثر وہ جگہ چھوڑنے پر مجبور ہوجائیں جہاں ان کا قیام ہے۔
لیکن میں برابر اصرار کرتا رہا اور اپنے اشتیاق کا اظہار کرتا رہا یہاں تک کہ وہ راضی ہوگئے اور مجھے تیار کرکے کوفہ روانہ کردیا اور فرمایا کہ کوفہ پہنچ کر نبی حیّ کے مکانات دریافت کرنا اور وہاں فلاں کوچہ میں جاکر دیکھنا کہ درمیان کوچہ ان ان صفات کا ایک گھر نظر آئے گا مگر تم اس گھر کے پاس نہ تھہرنا بلکہ دور جاکر کھڑے ہوجانا ، عنقریب تم دیکھوگے کہ مغرب کے وقت ایک ضعیف آدمی آرہاہے اور اس کا چہرہ چمک رہاہے، پیشانی پر سجدہ کا نشان ہے اور ایک اونی کرتا پہنے ہوئے ایک اونٹ پر سقائی کا کام انجام دے رہا ہے اور جب بھی کوئی قدم اٹھاتاہے برابر ذکر خدا کرتا رہتاہے اور اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہیں، تم یہ دیکھ کر سلام کرنا اور معانقہ کرنا ۔ وہ تم سے گھبرائیں گے اور خوف زدہ ہوں گے لیکن تم فوراً اپنا شجرۂ نسب بیان کردینا، انھیں یہ سن کر سکون ہوگا اور تم سے تاویر گفتگو کرتے رہیں گے اور ہم لوگوں کے بارے میں تفصیلات دریافت کریں گے اور اپنے حالات بتائیں گے لیکن تم ان کے پاس زیادہ دیر نہ ٹھہرنا اور نہ لمبی گفتگو کرنا بلکہ فوراً خداحافظ کہہ دینا کہ وہ تم سے معذرت کریں گے کہ آئندہ ملاقات کے لئے نہ آنا اور تم اس کے مطابق عمل کرنا ورنہ وہ تم سے چھپ جائیں گے اور گھبراکر جگہ بدلنے پر مجبور ہوجائیں گے جو ان کے لئے باعث مشقت عمل ہوگا۔
میں اپنے دل میں یہ عزم لے کر روانہ ہوا کوفہ پہنچ کر عصر کے بعد بنئحی کے علاقہ میں گیا اور گلی کے کنارہ دروازہ کو پہچان کر دور بیٹھ گیا کہ غروب کے بعدایک اونٹ ہنکانے والے کو دیکھا جس میں بابا کے بیان کر وہ تمام صفات موجود تھے اور ہر قدم پر مسلسل ذکر خدا کررہا تھا اور آنکھوں سے مسلسل آنسو جاری تھے۔
میں نے اٹھ کر معانقہ کیا، وہ خوفزدہ ہوگئے، میں نے کہا کہ چچا میں یحییٰ بن الحسین بن زید، آپ کا بھتیجا ہوں۔ انھوں نے کلیجہ سے لگالیا اور رونے لگے اور اس قدر روئے جیسے ہلاک ہوجائیں گے، اس کے بعد اونٹ کو بٹھادیا اور میرے پاس بیٹھ کر ایک ایک فرد خاندان مرد، عورت ، بچہ کے بارے میں دریافت کرنے لگے، میں نے سب کا حال بتایا تو انھوں نے فرمایا کہ فرزند ! میں اسی اونٹ پر سقائی کا کام کررہاہوں، جس قدر اجرت ملتی ہے، اونٹ کا کرایہ دے کر باقی سے بچوں کی پرورش کرتاہوں اور اگر کسی دن کچھ نہیں بچتاہے تو آبادی کے باہر جاکر جو سبزی و غیرہ لوگ پھینک دیتے ہیں، اس کو اٹھا کر کھالیتاہوں۔
میں نے یہیں ایک شخص کی لڑکی سے شادی کی ہے لیکن اسے نہیں معلوم ہے کہ میں کون ہوں اور اس سے ایک بیٹئ بھی پیدا ہوچکی ہے جو اب بلوغ کی منزل میں ہے لیکن اسے بھی نہیں معلوم کہ میں کون ہوں؟
ایک مرتبہ اس کی ماں نے کہا کہ محلہ کے فلاں سقاء کے بیٹے نے پیغام دیا ہے لہذا اس بچی کا عقد کردیجئے، اس کے حالات ہم لوگوں سے بہترہیں اور پھر اصرار بھی کیا لیکن میں نہ بتاسکا کہ یہ بات ہمارے لئے جائز نہیں ہے اور وہ ہمارا کفو نہیں ہے، وہ برابر اصرار کرتی رہی اور میں خدا سے دعا کرتا رہا کہ اس مشکل سے نجات دلادے کہ اتفاقاً اس بچی کا انتقال ہوگیا اور آج مجھے اس سے زیادہ کسی امر کا صدمہ نہیں ہے کہ اسے رسول اکرم سے اپنی قرابت کا علم بھی

نہ ہوسکا ۔

اس کے بعد مجھے قسم دلائی کہ میں واپس چلا جاؤں اور دوبارہ پھر ان کے پاس نہ جاؤں اور یہ کہہ کر مجھے رخصت کردیا ، اس کے بعد جب بھی میں انھیں دیکھنے اس جگہ پر گیا وہ نظر نہیں آئے اور یہی میری آخری ملاقات تھی۔ (مقاتل الطالبیین ص

345

)۔

واضح رہے کہ اسلام میں کفو ہونے کے لئے اتحاد حیثیت و مذہب ضروری ہے اور جہت ممکن ہے کہ وہ بچہ سقا اہلبیت (ع) کے مسلک پر نہ رہاہو یا اس میں کوئی ایسا نقص رہا ہو جو اس بچی کے کفو بننے سے مانع رہا ہو ورنہ اس بچی کی ماں بھی خاندان اہلبیت(ع) سے نہیں تھی۔!

1162

۔ منذر بن جعفر العبدی نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ میں صالح بن حیّ کے دونوں فرزند حسن اور علی (ع) ، عبدر بہ بن علقمہ اور جناب بن نسطا س سب عیسیٰ بن زید کے ہمراہ حج کے سفر پر نکلے اور عیسیٰ جمالوں کے لباس میں تقیہ کی زندگی گذار رہے تھے، ایک رات ہم لوگ مکہ میں مسجد الحرام میں جمع ہوئے تو عیسیٰ بن زید اور حسن بن صالح نے سیرت کے مسائل پر گفتگو شروع کردی اور ایک مسئلہ میں دونوں میں اختلاف ہوگیا، دوسرے دن عبد ر بہ بن علقمہ آئے تو کہا کہ تمھارا مسئلہ حل ہوگیا ہے سفیان ثوری آگئے ہیں ان سے دریافت کرلو، چنانچہ اٹھ کر مسجد میں ان کے پاس آئے اور سلام کرکے مسئلہ دریافت کیا تو سفیان نے کہا کہ اس کا جواب میرے بس سے باہر ہے کہ اس کا تعلق سلطان وقت سے ہے۔

حسن نے انھیں متوجہ کیا کہ یہ سوال کرنے والے عیسیٰ بن زید ہیں ، انھوں نے جناب بن نسطاس کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا اور انھوں نے بھی تصدیق کردی کہ یہ عیسیٰ بن زید ہیں توسفیان ثوری نے انھیں سینہ سے لگالیا اور بے تحاشہ رونا شروع کردیا اور آخر میں اپنے انداز جواب کی معذرت کی اور روتے روتے مسئلہ کا جواب دیدیا اور پھر ہم لوگوں کی طرف رخ کرکے فرمایا کہ اولاد فاطمہ سے محبت اور ان کے مصائب پر گریہ ہر اس انسان کیلئے لازم ہے جس کے دل میں ذرہ برابر ایمان پایا جاتاہے، اور اس کے بعد پھر عیسی بن زید سے کہا کہ جاؤاپنے کو ان ظالموں سے پوشیدہ کرو کہیں تم پر کوئی مصیبت نازل نہ ہوجائے، یہ سن کر ہم لوگ اٹھ گئے اور سب متفرق ہوگئے ۔ (مقاتل الطالبیین ص

351

)۔

1163

۔ علی بن جعفر

الاحمر!

مجھ سے میرے والد نے بیان کیا کہ ہم لوگ (میں ، عیسیٰ بن زید، حسن بن صالح ، علی بن صالح بن حیّ، اسرائیل بن یونس، بن ابی اسحاق ، جناب بن نسطاس) زید یوں کی ایک جماعت کے ساتھ کوفہ میں ایک گھر میں جمع ہوتے تھے کہ کسی شخص نے مہدی کے یہاں جاسوسی کردی اور اس نے کوفہ کے عامل کو پیغام بھیج دیا کہ ہماری کڑی نگرانی کی جائے اوراگر ایسے کسی اجتماع کی اطلاع ملے تو سب کو گرفتار کرکے میرے پاس بھیج دیا جائے۔

ایک رات ہم لوگ سب جمع تھے کہ عامل کوفہ کو خبر ہوگئی اور اس نے ہمارے اوپر حملہ کردیا اور قوم نے یہ محسوس کرتے ہی چھت سے چھلانگ لگادی اور میرے علاوہ سب فرار کرگئے، ظالموں نے مجھے گرفتار کرکے مہدی کے پاس بھیجدیا، میں اس کے سامنے پیش کیا گیا، اس نے مجھے دیکھتے ہی حرام زادہ کہہ کر خطاب کیا اور کہا کہ تو عیسیٰ بن زید کے ساتھ اجتماع کرتاہے اور انھیں میرے خلاف اقدام پر آمادہ کرتاہے۔

میں نے کہا مہدی ! تجھے خدا سے شرم نہیں آتی ہے اور نہ اس کا خوف ہے، تو شریف زادیوں کی اولاد کو حرام زادہ کہتاہے اور ان پر تہمت زنا لگاتاہے جبکہ تیرا فرض تھا کہ تیرے سامنے کوئی جاہل اور احمق اس طرح کے کلمات استعمال کرے تو اسے منع کرے۔

اس نے دوبارہ وہی گالی دی اور اب اٹھ کر مجھے زمین پر پٹک دیا اور ہاتھ پاؤں سے گھونسہ لات کرنے لگا اور گالیاں دینے لگا میں نے کہا کہ واقعا بہت بہادر آدمی ہے کہ مجھ جیسے بوڑھے کے ساتھ اس طرح کا برتاؤ کرتاہے جس میں اپنے دفاع کی بھی طاقت نہیں ہے۔

اس نے مجھے قید خانہ میں ڈال دیا اور سختی کرنے کا حکم دیدیا، مجھے زنجیروں میں جکڑ کر قید کردیا گیا اور میں برسوں قیدخانہ میں رہا، یہاں تک کہ جب اسے اطلاع ملی کہ عیسیٰ بن زید کا انتقال ہوگیا ہے تو مجھے طلب کیا اور کہنے لگا کہ تو ہے کون؟

میں نے کہا کہ مسلمان ہوں۔

اس نے کہا اعرابی ؟

میں نے کہا نہیں

اس نے کہا پھر کیا ہے؟

میں نے کہا کہ میرا باپ کوفہ کے کسی شخص کا غلام تھا، اس نے اسے آزاد کردیا تھا۔

کہا کہ عیسیٰ بن زید مرگئے!

میں نے کہا کہ یہ عظیم ترین مصیبت ہے، اللہ ان پر رحمت نازل کرے، واقعاً بڑے عابد ، زاہد، اطاعت خدا میں زحمت برداشت کرنے والے اور اس راہ میں ا نتہائی نڈر تھے۔

اس نے کہا کہ کیا تمھیں ان کی وفات کا علم نہیں تھا؟

میں نے کہا کہ معلوم ہے۔

کہا کہ پھر مجھے مبارکباد کیوں نہیں دی ؟

میں نے کہا کہ میں ایسی بات کی مبارکباد کس طرح دیتا کہ اگر رسول اکرم زندہ ہوتے تو ہرگز اس بات کو پسند نہ کرتے وہ تادیر سر جھکائے خاموش رہا اور پھر کہنے لگا کہ تمھارے جس میں سزا کی طاقت نہیں ہے اور میں کوئی ایسی سزا دینا نہیں چاہتا جس سے تم مرجاؤ اور اللہ نے مجھے میرے دشمن عیسیٰ بن زید سے بچا لیا ہے لہذا جاؤ یہاں سے چلے جاؤ لیکن خدا تمھارا نگہبان نہ ہوگا۔

اور یاد رکھو کہ اگر مجھے اطلاع ملی کہ تم نے پھر وہی کا م شروع کردیا ہے تو خدا کی قسم تمھاری گردن اڑادوں گا۔

میں یہ سن کر کوفہ چلا آیا اور مہدی نے ربیع سے کہا کہ دیکھتے ہو یہ شخص کس قدر بے خوف اور باہمت ہے۔ خدا کی

قسم صاحبان بصیرت ایسے ہی ہوتے ہیں ۔(مقاتل الطالبیین ص

352

)۔

1164

۔ امام کاظم (ع)! دعا کرتے ہیں ... خدایا پیغمبر اسلام کے اہلبیت(ع) پر رحمت نازل فرما جو ہدایت کے امام ، اندھیروں کے چراغ ، مخلوقات پر تیرے امین ، بندوں میں تیرے مخلص، زمین پر تیری حجّت، شہروں میں تیرے منارۂ ہدایت، بلاؤں میں صبر کرنے والے، رضاؤں کے طلب کرنے والے، وعدہ کو وفا کرنے والے، عبادتوں میں شک یا انکار نہ کرنے والے، تیرے اولیاء اور تیرے اولیاء کی اولاد، تیرے علم کے خزانہ دار، جنھیں تو نے ہدایت کی کلید، اندھیروں کا چراغ قرار دیاہے، تیری صلوات و رحمت و رضا انھیں کے لئے ہے۔

خدایا محمد و آل محمد پر رحمت نازل فرما ... اور اپنے بندوں میں منارۂ ہدایت، اپنی ذات کی طرف دعوت دینے والے تیرے امر کے ساتھ قیام کرنے والے اور تیرے رسول کا پیغام پہنچانے والے پر بھی ، اور خدایا جب اسے ظاہر کرنا تو اس کے وعدہ کو پورا کردینا اور اس کے اصحاب و انصار کو جمع کردینااا ور اس کے مددگاروں کو طاقت عطا فرمانا اور اسے آخری منزل امید تک پہنچا دینا اور اس کے سوالات کو عطا کردینا اور اس کے ذریعہ محمد و آل محمد کے حالات کی اصلاح کردینا اس ذلت، توہین اور مصائب کے بعد جو رسول اکرم کے بعد نازل ہوئی ہیں کہ انھیں قتل کیا گیا ، وطن سے باہر نکالا گیا ، خوفزدہ حالت میں منتشر کردیا گیا ، انھوں نے تیری رضا اور اطاعت کی خاطر اذیت اور تکذیب کا سامنا کیا

اور تمام مصائب پر صبر کیا اور ہر حال میں راضی رہے اور تیری بارگاہ میں ہمیشہ سراپا تسلیم رہے۔
خدایا ان کے قائم کے ظہور میں تعجیل فرما، اس کی امداد فرما اور اس کے ذریعہ اس دین کی امداد فرما جس میں تغیر و تبدل پیدا کردیا گیا ہے اور ان امور کو پھر سے زندہ کردے جو مٹادئے گئے ہیں اور نبی اکرم کے بعد بدل دئے گئے ہیں ۔(جمال الاسبوع ص
186
)۔
1165
۔ ابوالصلت عبدالسلام بن صالح الہروی ، میں نے امام رضا (ع) کو یہ فرماتے سناہے کہ خدا کی قسم ہم میں کا ہر شخص شہید کیا جانے والا ہے... تو کسی نے دریافت کرلیا کہ آپ کو کون قتل کرے گا ؟
فرمایا کہ میرے زمانہ کا بدترین انسان، جو مجھ کو زہر دے گا اور پھر بلا و غربت میں دفن کیا جاؤں گا۔(الفقیہ
2
ص
585
/
3192
امالی صدوق (ر ،)
61
/
8
عیون اخبار ،
الرضا (ع)
2
ص
256
/
9
جامع الاخبار ،
93
/
150
روضة الواعظین ص
257
مناقب ابن شہر آشوب،
2
ص
209
)۔
1166
۔ امام رضا (ع

)!
خدا کا شکر ہے جس نے ہم میں اس کو محفوظ رکھاہے جس کو لوگوں نے برباد کردیا ہے اور اسے بلند رکھاہے جسے لوگوں نے پست بنادیا ہے، یہانتک کہ ہمیں کفر کے منبروں پر اسی سال تک گالیاں دی گئیں، ہمارے فضائل کو چھپایا گیا ، ہمارے خلاف جھوٹ بولنے کے لئے اموال خرچ کئے گئے، مگر خدا نے یہی چاہا کہ ہمارا ذکر بلندر ہے اورہمارے فضائل آشکار ہوجائیں، خدا کی قسم ایسا ہماری وجہ سے نہیں ہوا ہے، رسول اکرم اور ان کی قرابت کی برکت سے ہوا ہے کہ اب ہمارا مسئلہ اور ہماری روایات ہی ہمارے بعد پیغمبر کی بہترین دلیل ہوں گی ۔(عیون اخبار الرضا (ع)
2
ص
164
/
26
روایت محمد بن ابی الموج بن الحسین الرازی)۔
1167
۔ امام عسکری (ع
)!
بنی امیہ نے اپنی تلواریں ہماری گردنوں پر دو وجہوں سے چلائی ہیں ۔
ایک یہ کہ انھیں معلوم تھا کہ خلافت میں ان کا کوئی حق نہیں ہے اور ہم نے دعویٰ کردیا اور وہ اپنے مرکز تک پہنچ گئی تو ان کا کیا ہوگا۔
اور دوسرے یہ کہ انھوں نے متواتر اخبار سے یہ معلوم کرلیا تھا کہ ہمارے قائم کے ذریعہ ظالموں اور جابروں کی حکومت کا خاتمہ ہونے والا ہے اور انھیں یقین تھا کہ وہ ظالم و جابر ہیں، چنانچہ انھوں نے کو شش کی کہ اہلبیت (ع) رسول کو قتل کردیا جائے، ان کی نسلوں کو فنا کردیا جائے تا کہ اس طرح ان کا قائم دنیا میں نہ آنے پائے مگر پروردگار نے طے کرلیا کہ بغیر کسی اظہار و انکشاف کے اپنے نور کو مکمل کردے گا چاہے یہ بات کفار کو کسی قدر ناگوار کیوں نہ ہو۔(اثبات الہداۃ
3
ص
570
/
685
روایت عبداللہ بن الحسین بن سعید الکاتب)۔
1168
۔ دعائے ندبہ ، حضرت محمد و علی (ع) کے گھرانہ کے پاکیزہ کردار افراد پر گریہ اور ندبہ کرنے والوں کو ندبہ کرنا چاہئے، ان کے غم میں آنسؤوں کو بہنا چاہئے، صدائے نالہ و شیون کو بلند ہونا چاہئے، آواز فریاد کو سنائی دینا چاہئے۔
کہاں ہیں حسن (ع) ؟
کہاں ہیں حسین (ع) ؟
کہاں ہیں اولاد حسین (ع) ؟
، ایک کے بعد ایک نیک کردار اور ایک کے بعد ایک صداقت شعار
کہاں ہیں ایک کے بعد ایک سبیل ہدایت اور ایک کے بعد ایک منتخب روزگار۔

کہاں ہیں طلوع کرنے والے سورج؟
اور کہاں ہیں چمکنے والے چاند؟
کہاں ہیں روشن ستارے؟
اور کہاں ہیں دین کے پرچم اور علم کے ستون؟
بحار الانوار)
102
/
107
نقل از مصباح الزائر (مخطوط) محمد بن علی بن ابی قرة از کتاب محمد بن الحسین بن سفیان البزوفری)۔
اس مقام پر تصریح کی گئی ہے کہ یہ دعا امام عصر (ع) سے نقل کی گئی ہے اور اس کا چاروں عیدیوں میں پرھنا مستحب ہے۔
عیدالفطر
عیدالاضحیٰ
عید غدیر
روز جمعہ !

Source URL:
https://www.al-islam.org/%D9%81%D8%B5%D9%84-%D9%BE%D9%86%D8%AC%D9%85-%D8%A7%DB%81%D9%84%D8%A8%DB%8C%D8%AA-%D8%B9-%D9%BE%D8%B1-%D9%88%D8%A7%D8%B1%D8%AF-%DB%81%D9%88%D9%86%DB%92-%D9%88%D8%A7%D9%84%DB%92-%D9%85%D8%B8%D8%A7%D9%84%D9%85